

# افضلیت شیخین کریمین اور ارشاداتِ مرغضوی

اقتباس  
از

مناقب الخلفاء الراشدين مع عقائد العلماء الربانيين

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی نذیر احمد سیالوی  
وامت برکاتہم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ

عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا جزائوالاروڈ فیصل آباد

## باب سوم افضلیت شیخین کریمین علیہما السلام اور اجماع امت

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کے مجتہدین کا کسی زمانہ میں کسی امر دینی پر اتفاق کر لینا اجماع امت ہے۔ اور اجماع امت کا حجت شرعیہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجماع سب سے مقدم ہے جبکہ حضرات شیخین کریمین علیہما السلام کی صرف افضلیت پر ہی نہیں بلکہ افضلیت کے قطعی ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مسئلہ افضلیت اختلافی یا اختیاری ہونے کا حقیقت و واقعیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ازالہ شبہات کے باب میں ایسے شبہات و مغالطات کی حقیقت واضح کر دی جائے گی۔

جب افضلیت شیخین کریمین علیہما السلام پر اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ثابت ہے تو حضرات صحابہ کرام کے اجماع کے بعد مبتدعہ کا مسئلہ افضلیت میں اختلاف، اجماع امت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اگر مبتدعہ کے اختلاف کا اعتبار کیا جائے پھر تو لازم آئے گا کہ قرآن کریم کے محفوظ ہونے اور آخرت میں دیدار الہی واقع ہونے اور حدیث کے حجت شرعیہ ہونے پر اجماع امت ہونے کا ہی انکار کر دیا جائے۔

نعوذ باللہ من ذلك۔



جب مسائل مذکورہ پر اجماع امت ہونے کے بعد مبتدع کا اختلاف قابل اعتبار نہیں ہے تو افضلیت شیخین کریمین جہنم پر اجماع امت ہو جانے کے بعد بھی کسی کا اختلاف ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے بلکہ اختلاف کرنے والا شرعاً مجرم ہے اور دھاندلی سے مسئلہ مذکورہ پر اجماع امت ہونے کی نفی کرنے والا اس سے بھی زیادہ قصور وار ہے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد حضرات تابعین عظام و من بعدہم تمام اہل سنت کا افضلیت شیخین کریمین جہنم پر اجماع اور اتفاق ہے۔ مسئلہ افضلیت کو اہل سنت میں اختلافی مسئلہ قرار دینا سراسر غلط بیانی ہے۔ اللہ تعالیٰ سبھی لوگوں کو اتباع حق کی توفیق دے۔ آمین رب العالمین۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ اقول:

اگرچہ حضرات اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کثیر تعداد نے افضلیت شیخین کریمین جہنم بیان فرمائی ہے لیکن ان نفوس قدسیہ میں سے سب سے زیادہ اہتمام اور تفصیل کے ساتھ حضرت علی مرتضیٰ جہنم نے شیخین کریمین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم جہنم کی افضلیت کا بیان فرمایا ہے۔ اس لیے فقیر راقم الحروف سب سے پہلے ارشادات مرتضویہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے تاکہ حضرت علی مرتضیٰ جہنم سے حقیقت کی محبت کرنے والے آپ کے عقیدہ پر ثابت قدم رہیں اور اگر کوئی غلط فہمی کا شکار ہے تو وہ تائب ہو جائے۔ وبالله التوفیق۔

پہلی حدیث مرتضوی:

”عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: ابوبکر. قلت ثم من؟ قال عمر. وخشیت ان یقول

عثمان، قلت: ثم انت؟ قال: ما انا الا رجل من المسلمين“

(صحيح البخاری 518/1)

### دوسری حدیث:

”عن محمد بن الحنفیة وهو ابن علی بن ابی طالب قال: قلت یا ابا عبد الله هذه الامة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم“

قال: ابو بكر. قلت: ثم من؟ قال: عمر. قال: فخشيت ان اقول ثم من؟ فيقول عثمان فقلت: انت یا ابا عبد الله فقال ابو بكر رجل من المسلمين“  
حدیث نمبر 136 (فضائل الصحابة 189/1) اسناد صحیح

### تیسری حدیث:

”عن الحسن بن محمد عن ابيه قال: قلت لعلی بن ابی طالب: من افضل هذه الامة بعد نبيها؟ قال: سبحان الله یا بنی ابو بكر قال قلت: ثم من؟ قال سبحان الله یا بنی ثم عمر. قال: قلت له مخافة ان ازيد فیزیدنی ثم انت یا امیر المؤمنین قال: ثم لست هناك ثم انا بعد رجل من المسلمين۔“  
حدیث نمبر 430 (فضائل الصحابة 383/1)

رجال الاسناد ثقات“

### ترجمہ: پہلی حدیث:

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے اپنے باپ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے بہترین اور افضل کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد) پھر کون افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں مزید سوال کروں تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، تو میں نے عرض کیا: پھر آپ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں صرف ایک مردہوں مسلمانوں میں سے۔ (صحیح البخاری)

### ترجمہ دوسری حدیث:

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے عرض کیا اے میرے ابا جان! رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کا سب سے بہترین اور افضل شخص کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد) کون سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں سوال کروں کہ پھر کون افضل ہے؟ تو آپ کہہ دیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے کہا: تم، اے میرے ابا جان! (باقی سب سے افضل ہیں) تو آپ نے فرمایا: تیرا باپ مسلمانوں سے ایک مرد ہے،“ (فضائل الصحابة)

### ترجمہ تیسری حدیث:

”حضرت حسن بن محمد اپنے باپ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ اے میرے بیٹے! اس امت میں سب سے افضل

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد) سب سے افضل کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ اے میرے بیٹے! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اندیشہ کی بنا پر کہ میرے مزید سوال کرنے کی وجہ سے آپ جواب میں مزید کسی صحابی کا نام ذکر کریں گے تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! پھر تم سب سے افضل ہو؟ تو آپ نے فرمایا: میں اس مقام پر نہیں ہوں، میں مسلمانوں سے (مزید) ایک مرد کے بعد ہوں۔،،

(فضائل الصحابة)

چوتھی حدیث:

”عن ابن الحنفية قال: قلت: يا ابا عبد الله من خير الناس بعد رسول الله، فقال: ابوبكر. قلت: ثم من، قال ثم عمر“

حدیث نمبر 552 (فضائل الصحابة 1/454) اسنادہ صحیح۔

پانچویں حدیث:

”عن محمد بن الحنفية قال: قلت لابي من خير هذه الامة بعد نبينا، قال: يا بني خير هذه الامة بعد نبينا ابوبكر قال: قلت: ثم من، قال ثم عمر“

حدیث نمبر 554 (فضائل الصحابة 1/454) اسنادہ صحیح

ترجمہ گزر چکا ہے۔

حضرت محمد بن حنفیہ: محمد بن علی بن ابی طالب ابوالقاسم المدنی رحمہ اللہ جلیل



القدر تابعی ثقہ ہیں۔ انہوں نے مسئلہ افضلیت کے بارے میں اپنے والد کریم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ہے اور آپ نے جواب ارشاد فرمایا ہے وہ آپ حدیث مذکور کی روایات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مقدس کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے آپ نے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا ہے:

”خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر“

”پھر انہوں نے عرض کیا: ثم من؟ تو فرمایا: ثم عمر، کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔“

### ضروری تنبیہ:

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے لخت جگر اور نورِ نظر کے سوال کے جواب میں یہ نہیں فرمایا: کہ مسئلہ افضلیت تو اختیاری ہے کسی نے کسی کو افضل سمجھا ہے اور کسی نے کسی کو، البتہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل سمجھتا ہوں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتا ہوں۔

حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرات شیخین کریمین جچھ کی افضلیت کے عقیدہ اور نظریہ کو اپنی رائے اور اپنا موقف قرار نہیں دیا بلکہ الٹا حضرت محمد بن حنفیہ کے سوال پر ہی تعجب کا اظہار فرمایا ہے جیسا کہ حسن بن محمد عن ابیہ والی روایت میں صراحت ہے کہ، من افضل هذه الامة بعد نبيها؟ کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سبحان الله يا بنی ابو بکر -

پھر تم من؟ کے جواب میں فرمایا؟ سبحان اللہ یاہنی ثم عمر۔  
جبکہ دین متین اور لغت عرب کا ادنیٰ خادم بھی بخوبی سمجھ رہا ہے کہ کلام مذکور  
میں ”سبحان اللہ“ اظہار تعجب کے لیے ہے۔ اور آپ کا مقصود مدعی یہ تھا کہ نہایت  
ہی تعجب کی بات ہے کہ میرا بیٹا ہونے کے باوجود تمہیں اب تک یہ مسئلہ ہی معلوم  
نہیں ہے کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل کون ہے اور فضیلت میں دوسرے درجہ پر  
کون ہے؟

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضرت علی مرتضیٰؓ کی دینی  
بصیرت یہ ہے کہ مسئلہ افضلیت نہ ہی اختیاری ہے اور نہ ہی کسی صاحب علم کے لیے  
اس سے بے خبر اور غافل رہنے کی گنجائش ہے۔ واللہ الحمد فی الاولی والآخرۃ  
شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:  
”فی رواية محمد بن سوقة عن منذر عن محمد بن علی قلت لابی:  
یا ابتی من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: او مات علم  
یاہنی؟ قلت: لا. قال ابو بکر“

اخرجه الدارقطني (فتح الباری 40/7)

”حضرت محمد بن علی (المعروف بابن الحنفیہ)ؓ نے فرمایا: میں نے اپنے  
باپ (حضرت علی مرتضیٰؓ) سے عرض کیا: اے میرے باپ! حضور رسول اللہ  
ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے؟

تو آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا تم نہیں جانتے؟

میں نے عرض کیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکرؓ حضور رسول ﷺ کے



بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔ امام دارقطنی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔۔۔  
یہ حدیث اظہارِ تعجب میں فضائلِ اصحابہ کی حدیث مذکور سے بھی زیادہ  
واضح ہے کیونکہ اس میں ”او ما تعلم یا بنی؟“ میں استفہامِ تعجب کے لیے ہے۔ ﴿۶۱﴾  
والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم و  
علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

### چھٹی حدیث:

”عن زر بن حبیش عن ابی جحیفۃ قال: سمعت علیا یقول: الا  
اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیہا؟ ابو بکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر هذه  
الامة بعد ابی بکر؟ عمر“

حدیث نمبر 40 (فضائل الصحابہ 1/93) اسنادہ حسن  
حدیث نمبر 833 (مسند امام احمد 2/200)

### ساتویں حدیث:

”عن الحکم قال سمعت ابی جحیفۃ قال سمعت علیا قال الا اخبرکم  
بخیر هذه الامة بعد نبیہا؟ فقالوا: نعم فقال: ابو بکر ثم قال: الا اخبرکم  
بخیر هذه الامة بعد ابی بکر؟ قالوا: نعم فقال عمر ثم قال: الا انبئکم بخیر  
هذه الامة بعد عمر فقالوا: ہلی فسکت“

حدیث نمبر 44 (فضائل الصحابہ 1/95) اسنادہ صحیح

### آٹھویں حدیث:

”عن عبد الخیر عن علی وعن الشعبي عن ابی جحیفۃ عن علی وعن عون

بن ابی جحیفہ عن ابیہ عن علی انه قال: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوہکر  
وخیر ہا بعد ابی ہکر عمر ولو شئت سمیت الثالث

حدیث 45 (فضائل الصحابة 1: 96) اسانیدہ صحاح

حدیث نمبر 879 (مسند امام احمد 2/ 224)

### نویں حدیث:

”عن ابی جحیفہ قال: خطبنا علی یوما فقال: الا اخبرکم بخیر هذه  
الامة بعد نبیہا، ابوہکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیہا وبعد  
ابی ہکر، عمر“ حدیث: 399 (فضائل الصحابة 1: 369) اسنادہ حسن

### دسویں حدیث:

”عن عامر قال: قال ابو جحیفہ: قال علی: الا اخبرکم بخیر هذه  
الامة بعد نبیہا، قلت بلی قال: ابوہکر وعمر ثم رجل آخر“  
حدیث نمبر 402 (فضائل الصحابة 1: 370) اسنادہ صحیح

### ترجمہ چھٹی حدیث:

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ  
فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے  
افضل شخصیت کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل شخص  
کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔“

ترجمہ ساتویں حدیث:

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو لوگوں نے کہا: ہاں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو سامعین نے عرض کیا: ہاں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو سامعین نے کہا: کیوں نہیں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ خاموش ہو گئے۔“

ترجمہ آٹھویں حدیث:

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو فضیلت میں تیسرے (درجہ پر فائز) کا نام بھی بتا دوں۔“

نویں اور دسویں حدیث کا خلاصہ مفہوم تقریباً پہلی احادیث والا ہی ہے۔



گیارہویں حدیث:

”عن حصین بن عبدالرحمن عن ابی حمیفة قال: قال: كنت اری ان علیاً افضل الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قلت: یا امیر المؤمنین انی لم اکن اری ان احداً من المسلمین من بعد رسول الله افضل منك قال: اولا احدثک یا ابا حمیفة بافضل الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قلت: بلی قال: ابوبکر. قال: افلا اخبرک بخیر الناس بعد رسول الله وابی بکر؟ قال: قلت: بلی فدینتک قال: عمر“

حدیث نمبر 404 (فضائل الصحابة 1/370-371) مصحح لغیرہ

: بارہویں حدیث:

”عن عامر عن ابی حمیفة قال: قال علی بن ابی طالب: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیها؟ ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر“

حدیث نمبر 406 (فضائل الصحابة 1/371) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 878 (مسند امام احمد 2/224)

تیرہویں حدیث:

”حدثنا عبد الله (الی ان قال) حدثنی عون بن ابی حمیفة قال کان ابی من شرط علی وکان تحت المنبر فحدثنی ابی انه صعد المنبر یعنی علیاً فحمد الله واثنی علیه وصلى على النبی صلی الله علیه وسلم وقال: خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر والثانی عمر وقال: يجعل الله الخیر حیث احب“

حدیث نمبر 413 (فضائل الصحابة 1/375) اسنادہ حسن

حدیث نمبر 837 (مسند امام احمد 2/202)

چودھویں حدیث:

”قال عامر: اشهد على ابي جحيفة انه قال: اشهد على علي انه قال:  
يا وهب الا اخبرك بافضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر ثم رجل آخر“  
(فضائل الصحابة 1/452) اسنادہ صحیح

ترجمہ گیارہویں حدیث:

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہی گمان کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے افضل ہیں تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میں نہیں گمان کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں سے کوئی شخص تم سے افضل ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل (ذات اقدس) نہ بتاؤں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، (آپ ضرور بتائیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے افضل (ذات اقدس) کی خبر نہ دوں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، میں آپ پر قربان (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔“

ترجمہ بارہویں حدیث مرتضوی:

”کیا میں تمہیں خبر نہ دوں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب

سے بہترین اور افضل شخصیت کی؟ وہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم ہیں پھر ایک اور مرد ہیں ۱؎۔۔

### ترجمہ تیسری حدیث:

”حضرت عون بن ابی جحیفہ ۱؎ نے فرمایا:

میرے والد حضرت ابو جحیفہ ۱؎ حضرت علی مرتضیٰ ۱؎ کے سپاہیوں سے تھے اور منبر کے پاس بیٹھے تھے تو میرے باپ نے مجھے بتایا کہ حضرت علی مرتضیٰ ۱؎ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا اور فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابو بکر صدیق ۱؎ ہیں اور دوسرے (درجہ پر) حضرت عمر فاروق اعظم ۱؎ ہیں اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جہاں پسند فرماتا ہے خوبی اور بھلائی رکھتا ہے۔۔

### ترجمہ چودھویں حدیث:

”حضرت ابو جحیفہ ۱؎ نے فرمایا: میں حلفیہ کہتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ ۱؎ نے فرمایا: اے وہب! کیا میں تمہیں خبر نہ دوں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخصیت کی؟ وہ حضرت ابو بکر صدیق ۱؎ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم ۱؎ ہیں پھر ایک اور مرد ہیں (۱؎)۔۔

### فائدہ:

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی ۱؎ سے مزید روایات ملاحظہ

کریں:



”عن وهب السوائي قال: خطبنا علي، فقال: من خير هذه الامة بعد نبيها، فقلت: انت يا امير المؤمنين. قال: لا، خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر، الحديث“ (مسند امام احمد 2/201) اسنادہ قوی

”عن الشعبي حدثني ابو جحيفة الذي كان على يسميه: وهب الخير. قال: قال لي علي يا ابا جحيفة، الا اخبرك بافضل هذه الامة بعد نبيها، قال: قلت: بلى. ولم اكن ارى ان احدا افضل منه. قال: افضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وبعدي بكر عمر وبعدهما آخر ثالث ولم يسمه“

حدیث نمبر 835 (مسند امام احمد 2/201) حدیث صحیح۔

اور ایسے ہی مسند امام احمد میں دیگر احادیث بھی حضرت ابو جحیفہ سے اسانید صحاح کے ساتھ مروی ہیں مثلاً حدیث نمبر 836۔ (ج 2/ص 201)

حدیث نمبر 880۔ (ج 2/ص 224) وغیرہا من الروایات الكثيرة۔

### حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں:

”وهب بن عبد الله: بن مسلم بن جنادة (الي ان قال) ابو جحيفة السوائي قدم على النبي صلى الله عليه وآله وسلم في اواخر عمره وحفظ عنه ثم صحب عليا بعدة، وولاه شرطة الكوفة لها ولي الخلافة“

(الاصابة في تمييز الصحابة 6/490)

”حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے آخری ایام میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہیں اور آپ

ﷺ کے کچھ ارشادات عالیہ یاد بھی کیے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو ان کو کوفہ کی سپاہ پر امیر مقرر کر دیا۔،،

### مضمون حدیث پر ایک نظر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد مر تضوی تو آپ کے سوال کا جواب تھا۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل الامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بالترتیب افضلیت کا اعلان فرمایا۔ جبکہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارک کا مضمون پہلی حدیث سے بھی زیادہ لطیف ہے کیونکہ یہ کسی کے سوال کا جواب نہیں ہے بلکہ از خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اعلان فرمایا ہے۔ اور وہ بھی ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار اور صرف محدود مجلس ہی میں نہیں بلکہ مسجد میں منبر پر ہزاروں کے اجتماع میں بھی۔

اور اکثر و بیشتر طرق حدیث میں حرف استفہام کے ساتھ آغاز فرمایا ہے۔

الاخبر کہم بخیر هذه الامة بعد نبیہا؟

کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟

تو سامعین نے عرض کیا ہاں آپ ہمیں خبر دیں۔ تو آپ نے فرمایا اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر فرمایا: ”الاخبر کہ بخیر هذه الامة بعد ابی بکر“  
کیا میں تمہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے  
بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟

تو سامعین نے عرض کیا ہاں آپ خبر دیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر  
بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔

تو حدیث مذکور کی بعض روایات میں ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کیا میں  
تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ  
دوں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

اور بعض روایات میں ہے: ”لوشئت لسمیت الثالث۔“

”اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دوں۔“

اور بعض روایات میں فضیلت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بیان کے بعد فرمایا:  
”ثم رجل آخر۔“

”یعنی پھر ایک اور مرد باقی تمام امت سے بہترین اور افضل ہے۔“

اور بعض روایات میں صرف حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت بیان  
کی گئی ہے۔

اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضرات اکابر صحابہ کرام انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم  
سے نہیں ہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی دنیوی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں  
آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف صحبت سے سرفراز ہوئے تھی جیسا کہ شیخ الاسلام  
ابن حجر عسقلانی نے ان کے تعارف میں لکھا ہے۔ اور بعد میں حضرت علی



مرتضیٰ رضویؒ کی صحبت اختیار کر لی تھی اور حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم بھی بڑی عظمت و شان والے تھے اس لیے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے یہی سمجھ لیا کہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہی افضل الامت ہیں یہ ان کی اپنی رائے تھی جس کا بنیادی سبب حقائق پر اطلاع نہ ہونا ہے تو واقف اسرار و رموز اور حقائق سے باخبر ذات اقدس باب مدینۃ العلم نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو خصوصی طور پر مخاطب فرما کر ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا اور جو ذات اقدس نفس الامری اور واقعی طور پر افضل الامت ہے اور پھر ان کے بعد جو افضل الامت ہے ان ذوات مقدسہ کے نام مبارک ذکر فرمائے۔ اور تیسری ذات اقدس کو مبہم رکھا۔ فرمایا:

”یا وہب الا اخبرک بافضل هذه الامة بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم رجل آخر“

اور کبھی فرمایا: ”اولا احديثک يا ابا جحيفة بافضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟“

اے وہب کیا میں تجھے حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم ہیں پھر ایک اور مرد ہیں جو...“

اور اکثر روایات میں جماعت کو مخاطب فرمایا ہے:

”الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیہا؟“

اور جب حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی غلط فہمی کا ازالہ ہو گیا اور انہیں مسئلہ افضلیت میں حق معلوم ہو گیا تو انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو

خوب بیان کیا ہے۔ اور بعض اوقات غلط فہمی پر مبنی اپنے سابق نظریہ کا بیان بھی ساتھ ہی کرتے اور اس کے بعد صراط مستقیم اور حق و صواب کو واضح کرنے والے ارشادات مرتضویہ بیان فرماتے تاکہ مخاطبین پر واضح ہو جائے کہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو افضل الامت قرار دینا خود ان کے نزدیک بھی سراسر باطل اور غلو ہے۔ چونکہ حضرت حیدر کرار علیہ السلام کے نزدیک اس نظریہ کی گنجائش ہرگز نہیں ہے۔ اسی لیے تو منبر پر عظیم اجتماعات میں اس نظریہ کی تردید فرمائی اور افضلیت شیخین کریمین و سیدنا عثمان و ذوالنورین علیہم السلام کا بیان بار بار فرمایا ہے۔

تنبیہ:

متعدد ارشادات مرتضویہ میں حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم علیہ السلام کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ پر فائز شخصیت کا تذکرہ اگرچہ مبہم اور غیر واضح انداز میں کیا گیا ہے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرے شخص کی تعیین بھی ارشادات مرتضویہ میں عنقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ واللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔

پندرھویں حدیث:

”عن حصین قال سمعت المسیب بن عبد خیر الہمدانی عن ابیہ قال: سمعت علی بن ابی طالب علی المنبر و هو یقول: ان خیر هذه الامة بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر۔ وانا قد احداثا بعدہما احداثا یقضى اللہ فیہما ما احب“

حدیث نمبر 926 (مسند امام احمد 2/248) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 128 (فضائل الصحابة 1/181)

سولہویں حدیث:

”عن عبد خیر قال: سمعت علیاً یقول: خیر هذه الامة نبیہا وخیر الناس بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر ثم احدثنا احداثاً یقضى الله فیہا ما احب“  
حدیث نمبر 422 (فضائل الصحابة 1/379) اسنادہ صحیح

سترھویں حدیث:

”عن عبد خیر عن علی قال: الا خیر کم بخیر هذه الامة بعد نبیہا؛ ابوبکر ثم خیر ہا بعد ابی بکر عمر، یجعل الله الخیر حیث احب“  
حدیث نمبر 426 (فضائل الصحابة 1/380) رجال اسنادہ ثقافت

اٹھارھویں حدیث:

”عن المسیب بن عبد خیر عن ابيه قال: قام علی فقال: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر وعمر وانا قد احدثنا بعدہما احداثاً یقضى فیہا ما شاء“ حدیث نمبر 425 (فضائل الصحابة 1/380) اسنادہ صحیح

انیسویں حدیث:

”عن عبد خیر قال: سمعت علیاً یقول: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر ولو شئت لسمیت الثالث“  
حدیث نمبر 548- (فضائل الصحابة 1/453) اسنادہ صحیح

ترجمہ پندرھویں حدیث:

”حضرت عبد خیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ برسر منبر فرما رہے تھے:



حضور نبی کریم ﷺ کے بعد بیشک اس امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعد ہم نے کچھ افعال کیے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا جو اس نے پسند کیا۔،،

### ترجمہ سولہویں حدیث:

”حضرت عبدالغیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے (بشمول حضور نبی کریم ﷺ) اس امت میں سب سے افضل اس امت کے نبی ﷺ ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔،،  
(اس کے بعد گزشتہ حدیث والا مضمون ہے)

### تنبیہ:

ان دونوں احادیث کے آخری حصہ میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مشاجرات صحابہ کرام جیسے امور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا دور خلافت بفضلہ تعالیٰ ایسے اختلافات سے کلی طور پر مامون و محفوظ رہا ہے۔

### فائدہ:

اس کے بعد والی تین احادیث مبارکہ میں بھی افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما بیان فرمائی گئی ہے البتہ حدیث نمبر 548 میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے بیان کے بعد فرمایا: ”ولو شئت لسمیت الثالث۔“  
”اور اگر میں چاہوں تو امت مسلمہ میں فضیلت میں تیسرے (درجہ پر

فائز) شخصیت کا نام بھی ذکر کر دوں۔،، واللہ الحمد

ضروری تنبیہ:

مسند امام احمد اور زوائد مسند میں بھی حضرت عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے  
ارشادات مرتضویہ، اسانید صحیحہ و قویہ کے ساتھ کثیر تعداد میں موجود ہیں:

- حدیث نمبر 926\_247/2 اسنادہ صحیح
- حدیث نمبر 932\_249/2 اسنادہ صحیح
- حدیث نمبر 1030\_302/2 حدیث صحیح
- حدیث نمبر 1031\_302/2 اسنادہ صحیح
- حدیث نمبر 1040\_306/2 اسنادہ صحیح
- حدیث نمبر 1060\_316/2 صحیح لغیرہ
- حدیث نمبر 908\_238/2 اسنادہ صحیح
- حدیث نمبر 909\_239/2 اسنادہ قوی
- حدیث نمبر 922\_245/2 حدیث صحیح
- حدیث نمبر 934\_250/2 حدیث صحیح
- حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت سے
- حدیث نمبر 1051\_311/2\_312 اسنادہ قوی

بیسویں حدیث:

”عن علی بن ربیعۃ الوالی عن علی قال: انی لاعرف اخیار هذه الامة  
بعد نبیہا ابو بکر وعمر ولوشئت ان اسمی الثالث لفعلت“  
حدیث نمبر 428 (فضائل الصحابة 1/382) اسنادہ حسن

”حضرت علی بن ربیعہ الوالی رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک میں ضرور پہچانتا ہوں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افاضل اشخاص کو۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں اور اگر میں تیسرے شخص کا نام ذکر کرنا چاہوں تو ضرور کر دوں۔“

### اکیسویں حدیث:

”حدثنا عبد الله (الی ان قال) سمعت النزال قال: سمعت علیاً وهو یخطب فی المسجد وهو یقول: ”الاخبركم بخیر هذه الامة بعد نبیها، ثلاثة ثم ذكر ابابکر وعمر ولوشئت لسمیت الثالث“

حدیث نمبر 429 (فضائل اصحابہ 1/383) اسنادہ حسن۔

”حضرت نزال بن سبرہ الہمالی رضی اللہ عنہ (ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء وائمہ کرام نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور بعض حضرات نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ حضرت یحییٰ بن معین نے فرمایا: ثقة لایسأل عنه، یعنی وہ عظیم الشان ثقہ ہیں کہ ان کی ثقاہت کی بابت سوال ہی نہیں کیا جانا چاہیے) نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد میں دوران خطبہ فرما رہے تھے کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل اشخاص کی خبر نہ دوں؟ وہ تین ہیں پھر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی ذکر کر دوں۔“

### فائدہ:

اس حدیث شریف میں امت مصطفویہ کے سب سے بہترین اور افضل

اشخاص کی تعداد بھی بیان فرمائی ہے۔ فرمایا وہ تین ہیں پھر حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے نام ذکر کر دیئے اور تیسرے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا، البتہ فرمایا: لو شئت لسمیت الثالث۔

### یائیسوس حدیث:

”عن عبد الله بن سلمة قال: سمعت علياً وهو يخطب: الا اخبركم بخير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم قال: الا اخبركم بخير الناس بعد ابى بكر عمر“

حدیث نمبر 549 (فضائل الصحابة 1/453) اسنادہ صحیح

”حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا اس حال میں کہ آپ خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔“

### تیسیس حدیث:

”عن عبد خير قال: قال علي: ان خير من ترك نبیکم بعده ابو بكر ثم عمر ولقد علمت مکان الثالث۔“

حدیث نمبر 551 (فضائل الصحابة 1/453) اسنادہ حسن

”حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم



اجمعین کو چھوڑا ہے، بلا شک و شبہ ان سب میں سے بہترین اور افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے شخص کا مقام و مرتبہ بھی مجھے ضرور معلوم ہے۔“

فائدہ:

اس حدیث مبارک سے یہ حقیقت بھی واضح ہوئی کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے:

”ان خیر من ترک نبیکم بعدہ ابو بکر ثم عمر۔“  
”اور“ان“ شک و شبہ نئی کے لیے آتا ہے جیسا کہ لغت عرب کے طلباء پر بھی پوشیدہ نہیں ہے۔“

چوبیسویں حدیث:

”حدثنا عبد اللہ (الی ان قال) قشنا عمرو بن حریث قال سمعت علیاً  
و هو یخطب علی المنبر وهو یقول: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیہا  
ابو بکر. الا اخبرکم بالثانی فان الثانی عمر“

حدیث نمبر 398 (فضائل لصحابة 1/368) اسنادہ حسن

”حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہہ رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل اور اچھے شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں (فضیلت میں) دوسرے (درجہ پر فائز شخص) کی خبر نہ دوں پس بلا شک و شبہ (فضیلت میں) دوسرے (درجہ پر فائز) حضرت عمر

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔“

پچیسویں حدیث:

”عن عمرو بن حریث قال: سمعت علیاً يقول: ”خير هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر وعمر ولوشئت ان اسمی الثالث“  
حدیث نمبر 397 (فضائل الصحابة 1/368) اسناد حسن

اس حدیث کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح

چھبیسویں حدیث:

”حدثنا احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي قشنا محمد بن ابی سمينة التمار قشنا عبد الله بن داود عن سويد مولى عمرو بن حريث يعني عن عمرو بن حريث قال: سمعت علیاً يقول: خير هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر وعمر وعثمان“  
حدیث نمبر 635 (فضائل الصحابة 1/502)

”حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم ہیں۔“

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

نمبر 1: احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي. مشهور وثقه الدار قطنی۔  
(میزان الاعتدال 1/226)

قال الخطيب: احمد بن الحسن بن عبد الجبار بن راشد ابو عبدالله الصوفي (الى ان قال) وكان ثقة. (لسان الميزان 1-151-152)

نمبر 2: محمد بن اسماعيل بن ابي سمينة ابو عبدالله البصري. قال ابو حاتم كان غزاة ثقة وقال ابو داود كان من الشجعان و قال صالح بن محمد كان ثقة (الى ان قال) وذكره ابن حبان في الثقات - (متهذيب التهذيب 50/9-51)   
نمبر 3: عبدالله بن داود بن عامر بن الربيع الهمداني. قال ابن سعد كان ثقة عابدا ناسكا وقال معاوية بن صالح عن ابن معين ثقة صدوق مأمون (الى ان قال) وقال ابو زرعة والنسائي ثقة وقال ابو حاتم كان يميل الى الراي و كان صدوقا وقال الدارقطني ثقة زاهد - (متهذيب التهذيب 5/175)

نمبر 4: ابو الاسود المحاربي قاضي الكوفة. سويد مولى عمرو بن حريث. ذكره ابن حبان في الثقات - (متهذيب التهذيب 12/13)

نمبر 5: عمرو بن حريث بن عمرو بن عثمان بن عبدالله القرشي المخزومي ابو سعيد الكوفي له صفة. روى عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن اخيه سعيد بن حريث و ابي بكر و عمرو بن علي و ابن مسعود و سعيد بن زيد و عدي بن حاتم (ج 1) - (متهذيب التهذيب 8/16)

### فوائد حديث مرتضوي:

(الف) بحمد الله تعالى اس حديث سے ثابت ہوا کہ  
افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح حدیث مرتضوی صحیح یا حسن  
کی صورت میں ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

(ب) افضلیت شیخین کریمین رحمہما پر تو اہل سنت کا اجماع ہے اور ان کے بعد جمہور علمائے امت کے نزدیک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ و مقام ہے جبکہ بحمد اللہ تعالیٰ حدیث مرتضوی مذکور سے ثابت ہوا کہ بنفس نفیس حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی جمہور میں شامل ہیں۔

(ج) یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رحمہما کے درمیان تفضیل میں توقف یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا نظریہ رکھنے والے تمام لوگوں سے زیادہ خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ و مقام کو جانتے ہیں جب کہ آپ نے حضرات شیخین کریمین رحمہما کے بعد باقی تمام امت سے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے کی تصریح فرمادی ہے۔

نیز حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد مرتضوی:

”ثم انا بعد رجل من المسلمين“ (فضائل الصحابة 1/383)  
میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرات شیخین کریمین رحمہما کے بعد مؤمنین میں سے مزید ایک مرد کے بعد اپنا مرتبہ و مقام بتایا ہے جبکہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مذکور کی تصریح کے مطابق بلاشبہ وہ مرد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔  
تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی موجودگی میں حضرت عثمان و حضرت علی رحمہما کے درمیان تفضیل میں توقف یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضلیت کے موقف اور نظریہ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ یہ دونوں موقف حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔



(د) اس حدیث مرتضوی سے ثابت ہوا کہ حضرات خلفاء راشدین  
رضی اللہ عنہم کے مابین تفضیل کے مسئلہ میں اہل سنت کا جو موقف اور نظریہ ہے اس  
میں اہلسنت کے مقتدا یا ان میں خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ واللہ الحمد  
(ه) افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما والی دوسری احادیث مرتضویہ میں  
حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے اسمائے مبارکہ کی صراحت کے بعد ”لوشنت لسمیت  
الثالث“ اور اس طرح کے دوسرے جملے موجود ہیں ان احادیث کے بعض راویوں  
نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ تیسرے شخص خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی ہیں البتہ اپنے  
نام کی صراحت کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے اپنا نام ذکر نہیں کیا۔

تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث مرتضوی مذکور سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے  
کہ بعض راویوں اور ایسے ہی بعض دوسرے اہل علم کا یہ خیال سراسر غلط ہے کیونکہ خود  
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد  
تیسرے شخص حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ واللہ الحمد

اور اگر حدیث مذکور کو حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی  
کے ساتھ ملا کر مسئلہ کو سمجھا جائے تو یہ مضمون اور بھی زیادہ روشن ہو جاتا ہے چنانچہ  
حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”سمعت علیاً و هو یخطب فی المسجد و هو یقول: الاخبرکم بخبر  
هذه الامة بعد نبیہا ثلاثة ثم ذکر اہلہم و عمر و لوشنت لسمیت الثالث“

حدیث نمبر 429 (فضائل الصحابة 1/383) اسنادہ حسن

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ مسجد میں دوران خطبہ فرما رہے تھے:

کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل اشخاص نہ بتاؤں؟ وہ تین ہیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (پھر فرمایا) اور اگر میں چاہوں تو تیسرے (صحابی) کا نام بھی ذکر کر دوں۔“

جبکہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”سمعت علیاً یقول: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر وعمر و عثمان“

حدیث نمبر 635 (فضائل الصحابة 1/502) رجالہ ثقات

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر

صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم ہیں۔“

تو اس حدیث میں امت مسلمہ میں سب سے افضل تینوں اشخاص کے

اسمائے مبارکہ کی تصریح کر دی گئی ہے۔ واللہ الحمد

افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تو اتر کے ساتھ ثابت ہے:

حضرت امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی قدس سرہ العزیز

رقطراز ہیں:

”وقال علی: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر وعمر۔“

هذا والله العظيم قاله علی وهو متواتر عنه، لانه قاله علی مدبر

الكوفة فقاتل الله الرافضة ما اجهلهم۔“ (تاریخ الاسلام 3/115)

اور حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا:

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظمؓ ہیں۔

(حضرت امام ذہبیؒ نے فرمایا): عظمت والے اللہ کی قسم! حضرت علیؓ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور یہ فرمان آپ سے تواتر سے ثابت ہے اس لیے کہ آپ نے منبر کوفہ پر یہ ارشاد فرمایا ہے۔ روافض کو اللہ تعالیٰ نیکی اور رحمت سے دور کر دے کتنے جاہل ہیں (کہ حضرت علی مرتضیٰؓ سے جو نظریہ اور موقف تواتر سے ثابت ہے اس کے خلاف نظریات رکھتے ہیں)

عظیم محدث و فقیہ احمد بن حجر البیہقی الہکی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:

”قال الذہبی وقد تواتر ذلك عنه في خلافته وكرسي مملكته وبين  
الحم الغفير من شيعته ثم بسط الاسانيد الصحيحة في ذلك قال:

ويقال رواه عن علي بن عيسى وثمانون نفسا وعددهم جماعة ثم قال  
فقبح الله الرافضة ما اجهلهم. انتهى“ (الصواعق المحرقة، ص 60)

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی مرتضیٰؓ سے افضلیت شیخین کریمینؓ کا اعلان و بیان ان کی خلافت میں کرسی مملکت پر ان کے شیعہ کے جم غفیر کے درمیان تواتر سے ثابت ہے۔ (علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) پھر امام ذہبی قدس سرہ العزیز نے افضلیت شیخین کریمینؓ کا بیان کرنے والی احادیث مرتضویہ کی اسانید صحیحہ کافی مقدار میں بیان کیں اور فرمایا: کہا جاتا ہے کہ افضلیت شیخین کریمینؓ اسی (80) سے

زیادہ افراد و اشخاص نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان میں سے ایک جماعت کے نام گوائے، پھر فرمایا روافض کو اللہ تعالیٰ نیکی اور بھلائی سے ایک طرف کر دے، کتنے جاہل ہیں۔

محدث ومؤرخ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رقمطراز ہیں:

”وقد ثبت عنه بالتواتر انه خطب بالكوفة في ايام خلافته و دار امارته فقال: ايها الناس ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر و لو شئت ان اسمي الثالث لسميت“ (البداية والنهاية 611/7)

”حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ضرور ثابت ہے کہ آپ نے کوفہ میں اپنے ایام خلافت اور اپنے دارالامارت میں خطبہ ارشاد فرمایا، پس فرمایا: اے لوگو! حضور نبی کریم ﷺ کے بعد بلا شک و شبہ اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں (فضیلت میں) تیسرے (درجہ والے صحابی) کا نام بتانا چاہوں تو اس کا نام (بھی) ضرور بتا دوں۔“

### ضروری وضاحت:

حضرت امام ذہبی نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اعلان و بیان حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر سے ثابت ہونا بتایا ہے۔ جبکہ علامہ ابن کثیر نے حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا اعلان و بیان آپ سے تواتر سے ثابت ہونا بیان کیا ہے۔ ان دونوں بیانات میں کوئی تضاد اور تناقض ہرگز نہیں ہے۔

اولاً: اس لیے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر



فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا بیان تواتر سے ثابت ہونا تینوں نفوس قدسیہ کی افضلیت کے آپ سے متواتر ہونے کے منافی نہیں ہے جیسا کہ طلباء پر بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

ثانیاً: چونکہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی تصریح (ان کے اسمائے مبارکہ کی صراحت کے ساتھ) تواتر سے ثابت ہے۔ جبکہ ان کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ پر فائز ذات اقدس کا بیان مختلف عبارات و تعبیرات کے ساتھ فرمایا ہے جو من حیث المجموع متواتر ہیں جن کی ایک جھلک احادیث مذکورہ میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ آپ نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے اعلان و بیان کے بعد کبھی فرمایا: ”ثم رجل آخر“ کبھی ”لقد علمت مكن الثالوث“ کبھی ”لوشئت ان اسمی الثالوث لفعلت“ کبھی ”لوشئت لسميت الثالوث“ وغیرہا من العبارات۔

اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد مرتضوی: خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر و عمرو و عثمان (ثلاثة)۔ (فضائل الصحابة 1/502) رجالہ ثقات ان تمام عبارات و تعبیرات مختلفہ کا بیان ہے۔

نیز حضرت نزال بن سبرہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی:

”الاخبر کہ خیر هذه الامة بعد نبیہا ثلاثة ثم ذکر ابابکر و عمرو

لوشئت لسميت الثالوث“ (فضائل الصحابة 1/383) اسنادہ حسن

”کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں دوران خطبہ ارشاد فرمایا: کیا میں

تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل اشخاص کی خبر نہ

دوں؟ وہ تین ہیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا

۔ (اور فرمایا) اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی ذکر دوں۔۔۔

تو حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی میں تینوں نفوس قدسیہ کے نام ذکر دیئے گئے ہیں۔ اس سے واضح ہوا کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا بیان بھی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ امام ذہبی قدس سرہ العزیز نے ان نفوس قدسیہ کی افضلیت کا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متواتر ہونا بیان کیا ہے جن کے اسمائے مبارکہ کی ہر دفعہ تصریح کر کے آپ نے ان کی افضلیت بیان کی ہے اور وہ صرف حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما ہیں۔ جبکہ علامہ ابن کثیر نے ان تمام نفوس قدسیہ کا ذکر کیا ہے جن کی افضلیت کا بیان حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متواتر ہے خواہ ان کے اسمائے مبارکہ کی آپ نے ہر دفعہ تصریح کی ہے یا صراحت کیے بغیر مختلف عبارات اور تعبیرات سے ان کا ذکر کیا ہے۔

تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی تصریح متواتر نہیں ہے لیکن وہ عبارات و تعبیرات جو ارشادات مرتضویہ میں آپ کے لیے ذکر کی گئی ہیں وہ من حیث المجموع متواتر ہیں اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی تصریح بھی کر دی گئی ہے۔

وللہ الحمد